ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر: میر عبد اللطیف

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۲ ماہ ہجرت ۱۳۷۵ ھش بمطابق مئی ۱۹۹۶ء شمارہ نمبر ۵

تبرکات

" سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں "۔

(روحانی خزائن جلد ۳، ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۹)

ہمبرگ میں جماعت احمدیہ جرمنی کی پندرھویں مجلس شوریٰ کا انعقاد

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا MTA کے ذریعہ براہ راست نمائندگان شوریٰ سے خطاب

۲۲۰ جماعتوں کے ۳۳۶ نمائندگان شوریٰ کے علاوہ ۱۵ اقوام کے ۱۲۷ نو احمدی نمائندگان کی شرکت

(ہمبرگ نمائندہ اخبار احمدیہ) جماعت احمدیہ جرمنی کی پندرھویں مجلس مشاورت ۱۹، ۲۰، ۲۱ اپریل ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بیت الرشید ہمبرگ میں جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ سیکرٹری شوریٰ کی ایک رپورٹ کے مطابق امسال مجلس مشاورت میں جرمنی بھر سے ۲۲۰ جماعتوں کے ۳۳۶ نمائندگان شوریٰ کے علاوہ پندرہ اقوام سے تعلق رکھنے والے ۱۲۷ نو احمدی نمائندگان شوریٰ نے بھی شرکت کی علاوہ ازیں ۹۲ زائرین اور زائرات نے بھی شوریٰ کی کارروائی دیکھی اور سنی۔

نمائندگان شوریٰ کی تفصیل اس طرح تھی۔

نیشنل عاملہ ۴۵۔ فرانکفورٹ شہر ۱۹۔ گروس گیراؤ شہر ۹۔ علاوہ ازیں ویز بادن، ہمبرگ، سٹٹگارٹ، کاسل، ڈارم سٹڈ ریجنز سے بالترتیب ۳۶، ۴۷، ۳۹، ۳۵، ۳۳، ۳۳ تھی۔ دیگر ۱۰، نیز خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے ۱۰،۱۰ نمائندگان نے بھی نمائندگی کی۔

۱۲۷ نو مبائعین کے نمائندگان شوریٰ کی تفصیل اس طرح ہے

بوزنین البانین ۵۷، افریقن ۲۴، عرب ۱۱، جرمن ۸ بنگالی ۴، صومالین ۴، میسیڈونین ۳، غانین ۳، سری لنکن ۲، موریطانین، اٹالین اور رومانین اور چیک ایک ایک۔ تینوں اجلاسات کی صدارت امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے کی۔

مشاورت کا افتتاحی اجلاس ۱۹ اپریل بروز جمعہ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۵ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حفیظ الرحمن انور صاحب نے کی مکرم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ اس شوریٰ کی خاص بات یہ ہے کہ اس سال گذشتہ سال کی نسبت زیادہ اقوام کے نمائندگان شوریٰ میں شامل ہیں۔ نیز ان کے نمائندگان کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہے۔ اس وقت رواں ترجمہ کے لئے الگ الگ کیبن بنائے گئے ہیں جہاں بیک وقت جرمن، فرانسیسی، البانین اور بوزنین ترجمہ کا انتظام موجود ہے۔

امسال یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ شوریٰ کی تجاویز کو پروجیکٹر کے ذریعہ ایک بڑی سکرین پر بھی دکھایا جائے۔

امیر صاحب نے ارکان شوریٰ کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ آج 6:15 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA کے ذریعے براہ راست ارکان شوریٰ سے خطاب فرمائیں گے۔

افتتاحی خطاب کے بعد سیکرٹری شوریٰ مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب نے رد شدہ تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے بتایا کہ کل ۲۷ تجاویز موصول ہوئیں تھیں جن میں سے ۵ تجاویز ایجنڈا پر موجود ہیں باقی تجاویز مختلف وجوہات کی بنا پر شامل ایجنڈا نہیں کی گئیں۔ جن کی تفصیل ساتھ ساتھ بتائی گئی۔

بعد میں سال گذشتہ کی منظور شدہ تجاویز اور ان پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ارکان شوریٰ نے جو تجاویز حضور اقدس کی خدمت میں سفارش کے لئے بھجوائی تھیں ان پر حضور انور کے فیصلہ جات اور دوران سال عمل درآمد کا مختصر تذکرہ کیا۔

اس کے بعد ٹھیک چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست نمائندگان شوریٰ سے خطاب شروع ہوا جس میں حضور اقدس نے اراکین شوریٰ کو نصیحت کی کہ مشورہ خدا کی خاطر ہونا چاہئیے کیونکہ مشورے اسی نے قبول کرنے ہیں اسی نے برکت ڈالنی ہے دوسرے یہ کہ اللہ پر توکل کروگے تو اللہ ضرور تم سے محبت کریگا لیکن اگر توکل خدا پر نہیں کیا اور انانیت سے ایک دوسرے پر حملے کئے تو پھر دوسرا مضمون جاری ہوگا حضور اقدس نے فرمایا کہ افراد جماعت کو نوکریوں کی بجائے کاروبار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئیے۔ خطاب کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی جماعت ایک لاکھ کے ٹارگٹ تک پہنچنے والی پہلی جماعت ہوگی۔ تقریباً پینتالیس منٹ خطاب فرمانے کے بعد حضور نے دعا کروائی جس میں سب اراکین شوریٰ اور دنیا بھر کے ناظرین بھی شامل ہوئے۔

اس کے بعد امیر صاحب نے معاونت کے لئے مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کو سٹیج پر بلایا سب کمیٹیوں کے لئے نام تجویز کرنے کے لئے ارکان شوریٰ کو دعوت دی۔ یہ سب کمیٹیاں حسب ذیل تھیں۔

سب کمیٹی نمبر ۱ تبلیغ۔ سب کمیٹی نمبر ۲ اشاعت و ایم ٹی اے اور سب کمیٹی نمبر ۳ مال

ان سب کمیٹیوں کی خاص بات یہ تھی کہ ہر کمیٹی کے ایک تہائی ممبر مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے نو احمدی تھے۔ جنہوں نے سب کمیٹیوں کے اجلاسات میں تجاویز پر غور کرنے میں بھرپور حصہ لیا۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ان ہر سہ کمیٹیوں کے اجلاسات سوا دس بجے شب سے شروع ہو کر بالترتیب ایک بجے، دو بجے اور چار بجے صبح تک جاری رہے۔ کمیٹیوں کے اجلاسات کے دوران مکرم امیر صاحب اور مکرم عطا اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج جرمنی بھی تشریف لے گئے اور ممبران سب کمیٹی کو مفید مشوروں سے نوازا۔

مؤرخہ ۲۰ اپریل:-

دوسرے روز کا پہلا اجلاس ۹ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس موقعہ پر امیر صاحب نے پروگرام میں تبدیلی کا اعلان فرمایا اور اس اجلاس میں حضور اقدس کے مجلس شوریٰ پاکستان سے خطاب کی ریکارڈنگ سنائی اور دکھائی گئی۔ جسمیں حضور انور نے نظام شوریٰ کی اہمیت اور مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مشورہ کی بنیاد رحمت پر ہونی چاہیئے کیونکہ مشورہ کی بنیادی شرط ہی رحمت ہے اس کے بغیر نہ کوئی مشورہ دینے کا اہل ہوتا ہے نہ مشورہ لینے کا اسلامی نظام میں مشورہ پارٹی مفاد کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کی خاطر مشورہ دیا جاتا ہے اور قومی وحدت محض رحمت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہو سکتی ہے۔

حضور اقدس کے اس خطاب کی ریکارڈنگ سنانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے دوران کارروائی معاونت کے لئے جماعت NEUHOF کے صدر محمد ادریس صاحب کو اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے بلایا۔

سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے تجویز نمبر ایک اور تجویز نمبر دو پر رپورٹ پیش کرنے کے لئے سیکرٹری سب کمیٹی تبلیغ مکرم میجر (ر) زبیر خلیل صاحب کو ارشاد فرمایا اس پر انہوں نے تجویز نمبر ایک یعنی

" جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی سال ۹۷ ۔ ۱۹۹۶ میں مختلف قومیتوں میں سے پانچ صد معلمین اور معلمات تیار کرے "

پر سب کمیٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اجلاس کے دوران ممبران نے تجویز کے بارہ میں متعدد آراء پیش کیں۔ بعض دوستوں نے اپنا حق محفوظ کروایا۔ رپورٹ

باقی صفحہ ۲ پر

مختلف مقامات پر تبلیغی نشستوں کا انعقاد

(رپورٹ آصف مظفر صاحب)

سٹٹگارٹ ریجن کی جماعت Bietingheim کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ جنوری کو جرمن احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کا انعقاد کیا گیا۔

اس موقعہ پر مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا ذکر بھی کیا۔ اس تعارف کے بعد آپ نے اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں شرکاء مجلس کو سوالات کی دعوت دی گئی جن کے علمی انداز میں جوابات دیئے گئے۔ نیز مہمانوں نے بھی کھل کر اس مجلس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر ۱۲ جرمن مہمان موجود تھے یہ مجلس ۳ گھنٹے تک جاری رہی بعض مہمانوں نے مجلس کے آخر میں اظہار خیال کرتے ہوئے بیان کیا کہ جس اسلام کے متعلق ہمیں ذرائع ابلاغ سے پتہ چلتا ہے اس سے بہت مختلف اسلام کے متعلق ہمیں آج علم ہوا ہے۔

(نمائندہ اخبار احمدیہ) ایک رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۳ مارچ اور ۵ اپریل ۱۹۹۶ء کو جماعت احمدیہ VECHTA کے زیر انتظام بالترتیب البانین، بوزنین اور عرب احباب کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا اس موقعہ پر مربی سلسلہ ہمبرگ ریجن مکرم محمد جلال شمس صاحب نے مہمانوں سے خطاب کیا اور احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

ترجمانی کے فرائض ایک البانین نژاد احمدی برادرم سدری صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس موقعہ پر مکرم ظفر احمد صاحب آف BREMER HAVEN بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر ۱۷ البانین اور بوزنین مہمان موجود تھے جن میں سے بعض کو قبول حق کی توفیق بھی ملی۔ اسی طرح کی دوسری تبلیغی نشست کا

بقیہ:۔ کاروائی شوریٰ

کے بعد مکرم امیر صاحب نے تجویز کے بارہ میں اپنے مشورہ جات پیش کرنے کی ارکان کو دعوت دی۔ جس پر متعدد اراکین شوریٰ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ارکان شوریٰ کی آراء سننے کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا۔ کہ تمام ارکان شوریٰ کو چاہیئے کہ وہ امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر کم از کم یکصد معلمین و معلمات کا تحفہ حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کا عہد کریں۔ اس پر تمام ارکان شوریٰ نے ہاتھ اٹھا کر امیر صاحب کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب سب کمیٹی نے ایجنڈا کی دوسری تجویز یعنی

" طلباء / طالبات کو مرکز اور مربیان کی مدد سے تبلیغ کے لئے ٹریننگ دی جائے۔"

پر رپورٹ پیش کی جس کے بعد کھانے کے وقفہ تک اس پر عام بحث جاری رہی اور متعدد ارکان نے اظہار خیال کیا۔ ان دونوں تجاویز کے متعلق سیکرٹری صاحب شوریٰ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ان تجاویز کا مقصد نمائندگان کو ان مسائل سے آگاہ کرنا تھا۔ جو جماعت کو درپیش ہیں تاکہ وہ ان مسائل پر اظہار خیال کرسکیں۔ چنانچہ نمائندگان نے ان معاملات پر اظہار کیا۔ اور بہت سے مفید نکات سامنے آئے۔ اب امید ہے کہ انشاء اللہ ان دونوں امور میں جماعت کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور حضور کی اس خواہش کو کہ نومبائعین میں سے زیادہ سے زیادہ معلمین / معلمات تیار ہوں نیز تبلیغ کے میدان میں اپنی نوجوان نسل کو بھی بھر پور طریق پر شامل کریں، کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

وقفہ طعام و نماز کے بعد سب کمیٹی اشاعت و MTA کے سیکرٹری مکرم اسمٰعیل نوری صاحب نے سب کمیٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی اور ایجنڈا کی تجویز نمبر تین یعنی

" ناصر باغ اور دیگر جماعتی مراکز میں لائبریریوں اور بک سٹالوں کا انتظام ہونا چاہیئے تاکہ کتابیں خریدنے اور لٹریچر حاصل کرنے میں مزید سہولت میسر آسکے۔"

پر سب کمیٹی کا مشورہ پیش کیا جس کے بعد عام بحث میں ارکان نے حصہ لیا۔ اور لائبریریوں کے قیام کی ضرورت اور اہمیت واضح کی نیز بتایا کہ بک سٹالوں کی موجودگی میں لٹریچر کے حصول میں آسانی کے ساتھ ساتھ لٹریچر کی فروخت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا کچھ ارکان نے الفاظ میں معمولی ترامیم پیش کیں۔ رائے شماری پر اراکین کی اکثریت نے اصل تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

اس کے بعد تجویز نمبر چار یعنی

" ایم ٹی اے دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے مستقبل قریب میں اس کے لئے ایک بہت بڑا بوجھ جماعت پر پڑنے والا ہے اس کے لئے ہمیں ابھی سے

لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ جرمنی کی ہر زون میں زونل نمائندہ ایم ٹی اے کا تقرر کرے۔ روزانہ ہر زونل سیکرٹری اپنی مقامی خبریں تیار کر کے مرکز کو ارسال کرے اور اپنا سٹوڈیو بنائے۔ ہر زونل سیکرٹری ہفتہ وار کم از کم پندرہ منٹ نشریات کا ذمہ دار ہو اس طرح ایم ٹی اے کے لئے بہت سے سٹوڈیو تیار ہو جائیں گے۔

پر سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس کے بعد اراکین شوریٰ نے اس تجویز کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس تجویز میں مندرجہ ذیل ترمیم تجویز کی:۔

" ایم۔ ٹی۔ اے۔ دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے مستقبل قریب میں اس کے لئے ایک بہت بڑا بوجھ جماعت پر پڑنے والا ہے اس کے لئے ہمیں ابھی سے لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا اس ضمن میں جماعت احمدیہ جرمنی ہر ریجن میں ریجنل سطح پر نمائندہ ایم ٹی اے کا تقرر کرے نیز ہر ریجن میں ایک سٹوڈیو کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

رائے شماری کروانے پر نمائندگان شوریٰ کی اکثریت نے ترمیم شدہ تجویز کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحب امور خارجہ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب نے اسائلم کی صورت حال پر تفصیلی رپورٹ پیش کی اور موجودہ حالات کے مطابق ھدایات دیں۔

وقفہ کے بعد دوبارہ اجلاس شروع ہوا۔ سیکرٹری سب کمیٹی مال مکرم سید محمد احمد گردیزی صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد محترم امیر صاحب نے مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال کو معاونت کے لئے سٹیج پر بلایا بجٹ پر بحث رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی اس کے بعد بقیہ بحث اگلے روز تک ملتوی کردی گئی۔

مورخہ ۲۱ اپریل کو شوریٰ کا آخری اجلاس ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کے دوران محترم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق مکرم طاہر محمود صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے معاونت کی۔ اس اجلاس میں بجٹ خرچ پر نمائندگان شوریٰ نے مشورے دیئے۔

بجٹ پر بحث ٹھیک ایک بجے مکمل ہوگئی۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب شوریٰ نے شوریٰ کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ شوریٰ کی منظور شدہ تمام تجاویز و بجٹ ایک مشورہ کا رنگ رکھتی ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

اس شوریٰ کی چند ایک خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست ارکان شوریٰ سے خطاب فرمایا۔

اس شوریٰ کی دوسری خصوصیت غیر پاکستانی نومبائعین کی بھر پور شمولیت سے تعلق رکھتی ہے۔ امسال پندرہ سے زائد مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نو مبائعین شوریٰ میں شامل ہوکر مشورے دیتے رہے۔

اس لحاظ سے اس شوریٰ کو مرکز کی قیادت میں مختلف قومیتوں پر مشتمل شوریٰ کا مقام حاصل ہوگا۔ جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔

شوریٰ کی رپورٹ کے بعد مشنری انچارج مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب نے خطاب فرمایا اور ارکان شوریٰ کو تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی آپ کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اپنے خطاب کے دوران آپ نے ارکان شوریٰ کا شکریہ ادا کیا آپ نے امور خارجہ کے کام کو سراہتے ہوئے اسائلم کے مسائل کی طرف توجہ دینے کی ہدایت کی آپ نے حضور کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے احمدیوں کو کاروبار کرنے کا مشورہ دیا۔

شوریٰ کے موقعہ پر انتظامات کے سلسلہ میں ریجنل امیر ھمبرگ ریجن مکرم ظہور احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے دن رات محنت کرکے مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کئے اللہ کے فضل سے اس دفعہ تمام انتظامات گذشتہ سال کی نسبت بہت بہتر اور معیاری تھے۔ ھمبرگ کی مجلس اطفال الاحمدیہ اور MTA کا شعبہ بھی دعاؤں کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں اعلیٰ معیار کو قائم رکھا۔ اس کے علاوہ جنرل سیکرٹری اور شعبہ کے دوسرے کارکنان خصوصاً عبدالباسط بھٹی صاحب نے شوریٰ کی تیاری کے سلسلہ میں دن رات محنت سے کام کیا قارئین سے درخواست ہے کہ تمام کارکنان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

بقیہ:۔ دعا کا چیلنج

اس پر عودہ صاحب نے کہا تو پھر آپ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آپ کو اس امر کا قطعاً یقین نہیں کہ خدا آپ کی دعائیں سنے گا۔

اس پر ڈاکٹر صاحب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا اور کہا دیکھیں۔ آپ نے دس منٹ کا مطالبہ کیا تھا اور اب نصف گھنٹہ ہونے کو ہے اور مجھے اور بھی مصروفیات ہیں۔ اس طرح یہ بلند و بانگ دعاوی کرنے والے " عظیم مسیحی مناد " اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں اور غلاموں کے مقابلہ میں آنے کی جرات نہ کرسکے اور اپنے عمل سے صداقت اسلام پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد سیزدھم
صفحہ ۱۳۸ - ۱۳۵

بقیہ:۔ تبلیغی نشستیں

انعقاد عرب دوستوں کے ساتھ ہوا جن کا تعلق عراق سے تھا اس موقعہ پر مربی سلسلہ مکرم محمد جلال شمس صاحب نے عرب احباب سے گفتگو کی اور اپنے مخصوص انداز میں مختلف مسائل پر روشنی ڈالی بعد میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ یہ مجلس ۳ گھنٹہ تک جاری رہی۔

ان ہر دو تبلیغی نشستوں کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت، خدام اور لجنہ اماء اللہ نے بھر پور کوشش کی۔ خاص طور پر مکرم نصیر بٹ صاحب جماعت احمدیہ VECHTA نے دن رات اس پروگرام کی کامیابی کے لئے کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قرار داد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ہمبرگ مکرم شکور احمد باجوہ صاحب کی اچانک وفات پر دلی دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم ایک نہایت ملنسار، خوش خلق اور خدمت کے جذبہ سے سرشار انسان تھے۔ جماعتی خدمات کو ہمیشہ اپنے نجی امور پر ترجیح دے کر بھی سرانجام دینے کی کوشش کرتے تھے اور جو بھی ذمہ داری سونپی جاتی مسکراتے چہرے کے ساتھ اسے پورا کرتے۔ مرحوم نے مختلف جماعتی عہدہ جات پر خدمت کی توفیق پائی۔

انہوں نے صدر حلقہ ROTHERBAUM اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ROTHERBAUM کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ وفات سے قبل جنرل سیکرٹری حلقہ NEUSTADT کی ذمہ داریاں ان کے سپرد تھیں۔ علاوہ ازیں ہیمبرگ میں وقار عمل کے مواقع پر پورے جوش کے ساتھ عملاً شامل ہوتے تھے۔

مرحوم شکور احمد باجوہ صاحب مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب انچارج مبلغ جماعت احمدیہ جرمنی کے بھتیجے تھے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم شکور احمد باجوہ صاحب کی جواں سال وفات سے جہاں ان کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کرب اور دکھ سے دوچار ہوئے ہیں وہاں ہیمبرگ جماعت اپنے ایک مخلص کارکن اور بے لوث ساتھی سے محروم ہوگئی ہے۔

ہم مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم انچارج مبلغ جماعت احمدیہ جرمنی، مرحوم کی بیوہ، بچوں اور دیگر عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ممبران مجلس عاملہ و لوکل امیر
ہیمبرگ

میں جماعت احمدیہ کے روحانی راہنما حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع سے لندن کے شمال مغربی علاقہ میں واقعہ مسجد سے ملحق ان کے دارالمطالعہ میں ملا ۔ آپ خندہ پیشانی اور دلربا مسکراہٹ کے ساتھ مجھے اس طرح ملے کہ میں نے اپنے آپ کو بالکل بے تکلف اور اپنائیت کے ماحول میں محسوس کیا ۔ مجھے مسلمانوں کے اس روحانی راہنما کے متعلق جاننے کا اشتیاق تھا جو چند دن قبل اسلام آباد ٹل فورڈ (Tilford. Surey U.K) میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دس ہزار کے مجمع سے مسحور کن خطاب کر رہے تھے اور جلسہ سالانہ میں موجود سامعین اس قدر انہماک سے آپ کی تقریر سن رہے تھے جیسے ایک ایک لفظ کا نزول آسمان سے ہو رہا تھا ۔ اپنی تقریر میں آپ نے ان اذیتوں اور ناانصافیوں کا تذکرہ کیا جس کا جماعت احمدیہ کو چند مسلم ممالک کی طرف سے سامنا ہے خاص طور پر پاکستان میں لیکن آپ نے جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی ان کامیابیوں کا خصوصیت سے ذکر کیا جو اس جماعت کو یورپ اور افریقہ میں حاصل ہو رہی ہیں۔

یہ کونشن جسے جلسہ بھی کہا جاتا ہے ۔ اتحاد و وحدت کا آئینہ دار ایسے لوگوں کا جو مختلف ممالک سے آئے تھے اور ایک ہی عقیدہ پر متحد تھے ۔ ایک سماجی اور ثقافتی اجتماع تھا ۔ یہ اجتماع بین الاقوامی اخوت اور بھائی چارے کی علامت دکھائی دے رہا تھا ۔

میں نے (حضرت) مرزا احمد سے پوچھا کہ ایسے جلسوں کی اہمیت اور خصوصیت کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا " تاریخی لحاظ سے یہ جلسہ ہماری جماعتی ترقی میں نمایاں اہمیت کا حامل ہے اور جماعت کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے ۔"

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کی سرکردگی میں ہوا تھا ۔ اس موقعہ پر آپ نے خود اس جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ میرے متبعین ہر دور و نزدیک آباد ہیں ۔ قادیان آئیں اور اپنے امام کو دیکھیں ۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم کا تفصیلی مطالعہ کریں اور پھر واپس جاکر پہلے سے زیادہ جوش اور شوق کے ساتھ تبلیغ کریں ۔ اس طرح یہ جلسہ ہمارے اس عہد کی تجدید کرتا ہے کہ ہمیں دین اسلام کی سربلندی اور خدمت کے لئے کمربستہ رہنا ہوگا ۔

دوم ۔ یہ جلسہ ایک قسم کا جشن ہی نہیں جو ہم ہر سال احمدیت کی ترقی پر مناتے ہیں بلکہ شرکاء جلسہ یہاں آکر علماء سلسلہ کی تقاریر سے اپنی علمی استعدادوں کو بھی بڑھاتے ہیں ۔

سوم ۔ اس طرح کے جلسے شرکاء جلسہ کی روحانی اور مذہبی تربیت کا بہت اچھا موقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ عالمی اخوت کے فروغ کا باعث بھی بنتے ہیں ۔

میں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ " ایک صدی کے اندر اندر دنیا بھر کے بہت سے ممالک میں اس جماعت کی غیر معمولی ترقی سے میں

انٹرویو

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

INDIA LINK INTERNATIONAL حضور اقدس کا یہ انٹرویو دسمبر ۱۹۹۵ء اور جنوری ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا جسکا ترجمہ رسالہ مذکور کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے

(ترجمہ :۔ میاں عبدالرزاق ۔ اوفن باخ)

بہت متاثر ہوا ۔

اسلئے قدرتی طور پر میں جماعت کی اس ترقی اور وسعت کا تاریخی پس منظر جاننے کے لئے بے تاب تھا اور میں نے دریافت کیا کہ جماعت کی یہ ترقی کس وقت اور کس زمانہ میں شروع ہوئی ۔

جماعت کی ترقی تدریجی مراحل میں ہوئی ۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ہی جماعت تعداد کے لحاظ سے مستحکم ہو چکی تھی ۔ مگر گذشتہ دس سالوں میں یورپ ، ایشیا اور افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے مثلاً گذشتہ سال ۹۵ - ۱۹۹۴ ، صرف ایک سال میں دنیا بھر میں ۸ لاکھ سے زائد افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں ۔

(حضرت) مرزا احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ترقی ایک جاری رہنے والا عمل ہے ۔

لوگ اپنی روحانی نجات کے لئے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں ۔

(حضرت) مرزا احمد نے ذرائع تبلیغ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کتب پمفلٹ اور اب ٹیلیویژن کے ذریعہ اپنے نظریات اور پیغام کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں ۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان میں تاریخ اسلام ایک نئے دور میں داخل ہوئی ملک دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ۔ مسلمانوں نے اپنا الگ ملک (پاکستان) حاصل کرلیا ۔ جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی اکثریت بھی پاکستان منتقل ہوگئی اور جماعت احمدیہ کے ایک نہایت ہی اہم راہنما چوہدری ظفراللہ خان پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مقرر ہوئے ۔ مگر جلد ہی پاکستان میں احمدیوں کی زندگی اجیرن بنادی گئی ۔ اور ان پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ۔

حضرت مرزا (طاہر) احمد صاحب نے بڑی حکمت سے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ قانون کے احترام کی تعلیم دیتے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ اشتعال انگیزی کے باوجود مشتعل نہ ہوں ۔ ہماری مساجد کو جلایا گیا ہمارے افراد کو محض اس جرم کی وجہ سے قتل کیا گیا اور مارا گیا کہ وہ احمدی ہیں ۔ ہمارے کئی افراد کو قتل کیا گیا اور پیٹا گیا محض اس وجہ سے کہ وہ احمدی ہیں لیکن ہم نے آج تک کوئی پرتشدد کارروائی نہیں کی ۔

پاکستان کے حکومتی حلقہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی متعصبانہ کارروائیاں مسٹر بھٹو کے دور میں شروع ہوئیں ۔ مگر فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق کے دور میں ہماری جماعت پر تقریباً مکمل پابندی عائد کردی گئی ۔ حکومت نے قانونی طور ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا ۔

حضرت مرزا (طاہر) احمد صاحب نے بڑے کرب مگر بغیر عناد کے بتایا کہ انہوں نے ہم کو غیر مسلم قرار دیا ۔ جو صدق دل سے اسلام کے تمام اصولوں پر عمل پیرا ہیں ۔

پاکستان میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت اہل سنت و الجماعت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے مگر مسلمانوں میں بہت فرقے ہیں ۔ حضرت مرزا (طاہر احمد) صاحب نے مجھے بتایا کہ اسلام میں ۷۳ فرقے پائے جاتے ہیں ۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کو (سوامی وی وے کانڈا) کے بیان کا حوالہ دیا کہ مذہب میں جتنے فرقے ہونگے اتنا ہی مذہب زیادہ فعال سمجھا جائے گا ۔ مثال کے طور پر ہندوؤں میں یہ بات عام ہے کہ ہر گرو یا پنڈت اپنی مرضی کا فرقہ اختیار کرسکتا ہے جس سے مذہب کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا بلکہ مذہب استحکام پکڑتا ہے ۔

اس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب نے وضاحت کی کہ مذہب خصوصیت کے ساتھ اس بات کا ضامن ہے کہ وہ انسانی شخصیت کے روحانی پہلوؤں کی تربیت کرے ۔ " جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا الہامی کلام تھا کہ آپ خدا کے فضل سے اس کام پر مامور کئے گئے ہیں (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کے لئے چن لیا ہے) تقریباً تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور اسی زمانہ میں مقرر ہے ۔ ہندو بھی اپنے کرشن کی آمد پر یقین رکھتے ہیں ۔ بدھ مت کے پیروکار یقین رکھتے ہیں کہ ان کا مذہبی راہنما بدھ دوبارہ ضرور آئے گا ۔ حضرت مرزا غلام احمد نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ سارے مذاہب کے لئے مہدی معہود بن کر آئے تھے ۔ خدا کو کیا پڑی ہے کہ ہر مذہب کے لئے الگ الگ راہنما بھیجے ۔ اس طرح خدا تعالیٰ کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ مذہب میں پیچیدگی پیدا کی جائے ۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد کا پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے ۔

حضرت مرزا صاحب جنہوں نے علمی خدمات کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے ۔ ایک منظم شخصیت کے مالک ہیں اور تازہ ترین سائنسی اور سماجی ترقیات سے بھی باخبر رہتے ہیں ۔ ایک ایسے ہی فی البدیہہ سوال پر کہ اسلام کے بنیادی احوال کا اطلاق اسلام کی ترقی پر کس طرح ہے کے جواب میں آپ نے مجھے مثبت انداز میں اس طرح جواب دیا کہ آپ کے فقرات بچے تلے تھے (موقع کے مطابق ۔ اور جامع) ۔ اسلام ایک بنیادی حیثیت کا حامل مذہب ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بتایا :۔

اس لئے کہ مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ان کی تمام بنیادی ضروریات پوری ہوجاتی ہیں لیکن بنیادی حیثیت کا حامل ہونے سے دہشت گردی ہرگز مراد نہیں ۔ ہم بعض اوقات یہ بات نظر انداز کرجاتے ہیں کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے ۔ دہشت گردی اسلام کے منافی ہے ۔ جہاد بھی بعض ملکوں میں صرف لوگوں کی ہٹ دھرمی اور عناد کے لئے ہوا ہے جہاد کا مفہوم حملہ کرنا ہرگز نہیں ۔ یہ صرف اور صرف دفاع کے معنوں میں ہے ۔ اس کے مفہوم میں ہرگز یہ نہیں کہ خدا کے نام پر دوسروں پر حملہ کیا جائے ۔ بلکہ جہاد کا مطلب ہے اپنا دفاع کرنا اس میں بعض اوقات اسلحے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے تاکہ مسلح حملہ آور کو اس کے حملے سے روکا جاسکے ۔ اگر کوئی شخص اسلام کے خلاف کوئی مضمون لکھ کر اس کی بے حرمتی کرتا ہے تو اس کا جواب تحریری مضمون اور کتابوں کے ذریعے دیا جانا چاہیئے ۔ نہ کہ کتابوں کو جلا دیا جائے اور مصنف کو قتل کردیا جائے ۔ حضور نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔ ہماری گفتگو ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ بہت سے لوگ باہر انتظار کر رہے تھے ۔

حضرت مرزا صاحب آج بھی کیا روزانہ ہی مصروف دن گذارتے ہیں ۔ وہ رات ۲ بجے اٹھتے ہیں ۔ نمازوں پر خاصا وقت خرچ ہوتا ہے ۔ ایک مستعد اور فعال جماعت کے روحانی راہنما کی حیثیت سے آپ نے بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں ۔ یہ فرائض ادا کرنے کافی بوجھل ہوجاتے ہیں کیوں کہ جماعت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جماعت احمدیہ کے مراکز ۱۴۸ ممالک میں قائم ہوچکے ہیں ۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے کونفرنسز میں آپ کے روحانی اور علمی تجربہ کی بناء پر جماعت کے افراد آپ کے لئے چشم براہ رہتے ہیں ۔ اور شدید خواہش رکھتے ہیں کہ آپ ان کے کونونشن میں شریک ہوں ۔ حضرت مرزا صاحب نے آخر پر کہا :۔

ہم امن میں یقین رکھتے ہیں ۔ انصاف پسندی اور اتحاد و روابط باہمی ہمارا شعار ہے اور ہم مخلص مسلمان ہیں ۔ یہ چیز احمدی مسلمانوں میں راسخ ہو چکی ہے لوگوں کو جو وہ چاہیں ہمارے خلاف لکھنے دو لیکن ہم پر امن رہیں گے ۔

شراب کا ڈُہرا نقصان

مرتبہ:۔ ایڈیٹر

کچھ عرصہ پہلے تک برازیل شراب استعمال کرنے والے ممالک میں سب سے آگے تھا یعنی 14,3 گیلن فی کس۔ برازیل کے اخبار "اوگلوبو" (OGLOBO) کے مطابق برازیل کو اسکی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے برازیل میں شراب پر اٹھنے والے اخراجات کا اندازہ 189 ہزار ملین امریکن ڈالر سالانہ ہے ایک اخبار OESTADODESPAULO کے مطابق برازیل کے ۳ ملین شرابیوں کی وجہ سے کل قومی آمدنی کا ٪ 5,4 صرف بیماریوں کی چھٹیوں، جلدی ریٹائرمنٹ اور کام کے دوران حادثات کی وجہ سے خرچ ہوجاتا ہے۔ مگر اخبار کے مطابق شراب نوشی کی وجہ سے ملک کو پہنچنے والے اصل نقصانات ان اعداد شمار سے کہیں زیادہ ہیں علاوہ ازیں شرابیوں اور ان کے اہل و عیال کو پہنچنے والے جذباتی نقصانات کی کوئی قیمت لگانا ناممکن ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے لئے شراب بھی ویسی ہی مصیبت ثابت ہورہی ہے جیسی اور دیگر معاشی مصیبتیں مثلاً افراط زر وغیرہ۔

ہالینڈ کے اخبار "ONZE WERELD" کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ WORLDWATCH INSTITUTE کی ایک رپورٹ کے مطابق پاپوا نیوگنی میں آمدنی کا ۳۰ فیصد حصہ شراب کی نظر ہوجاتا ہے۔ ایک اور افریقی ملک برکینا فاسو کا حال اس سے بھی بدتر ہے یعنی وہاں کے لوگ اپنی آمدنی کا ۴۴ فیصد حصہ شراب پر خرچ کرتے ہیں۔ یعنی شراب نے اکثر ممالک کا حال یہ کردیا ہے جیسے انگریزی محاورہ ہے کہ "اس زمین کا حال ایسا ہی ہے جیسے ساحل سمندر پر کاشت کرنا" اور آج یہ حال ہے کہ دنیا بھر میں غذا کی کمی کا ایک بڑا سبب یہی شراب خانہ خراب ہی بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے بدقسمت ترین شکار ان غریب ممالک کے بچے ہیں جو شدید غذائی کمی کا شکار ہورہے ہیں کیونکہ ان بچوں کے والدین شراب کے عادی ہیں۔

اخبار ONZEWERELD مزید لکھتا ہے کہ شراب کا دوہرا نقصان ہورہا ہے یعنی ایک طرف تو ان ملکوں کی قومی آمدنی میں کمی آرہی ہے اور دوسری طرف شراب کی وجہ سے لوگوں کی صحتوں کا بھی ستیاناس ہورہا ہے اور اس وجہ سے ان پر اٹھنے والے اخراجات میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ مثلاً ایک جائزہ کے مطابق ٹرینیڈاڈ کے سب سے بڑے ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں میں سے ۴۰ فیصد شراب کی عادت بد کی وجہ سے بیماریوں میں مبتلا تھے اور یہ مصیبت دن بدن بڑھ رہی ہے۔

شراب خانہ خراب کے ان نقصانات کا علم تو سائنسدانوں کو اب ہورہا ہے لیکن اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا پاک کلام قرآن مجید آج سے تقریباً پندرہ سو سال قبل ان الفاظ میں اعلان فرما چکا ہے کہ:۔

شراب اور جوئے میں بہت بڑا گناہ (اور نقصان) ہے اور ان لوگوں کے لئے ان میں (کئی ایک) منفعتیں (بھی) ہیں اور ان کا گناہ (اور نقصان) ان کے نفع سے بہت بڑا ہوا ہے۔

نیز فرمایا اے ایماندارو شراب اور جوا ... محض شیطانی کام ہیں۔ اسلئے تم ان (میں) سے ہرایک سے بچو۔ تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔ اب بھی اگر قرآنی تعلیم پر عمل کرنا شروع کردیں تو پھر ان ممالک کے لوگ اس آفت سے نجات پاسکتے ہیں

((سورۃ البقرہ ۲۲۰ اور سورۃ المائدہ ۹۱)

طب و صحت

مرتبہ:۔ ایڈیٹر

صبح کی سیر

ہلکی ورزش نہ صرف دل کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرسکتی ہے بلکہ کینسر سے بچاؤ کا ذریعہ بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ اس بات کا انکشاف برازیل کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر نے کیا ہے۔ باقاعدگی سے سیر کرنا یا دوسری قسم کی ہلکی ورزش آنتوں میں تحریک پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ہے اور پیدل چلنے سے آنتوں کی سستی ٹھیک کرنے میں مدد ملتی ہے۔ پروفیسر صاحب کے مطابق جو خوراک ہم کھاتے ہیں اگر یہ خوراک زیادہ عرصہ تک آنتوں میں پڑی رہے تو کینسر پیدا کرسکتی ہے اسی طرح FULUIVOPILEGGI جو ایک ماہر امراض قلب ہیں کے مطابق ان لوگوں کے لئے جو کوئی اور کھیل باقاعدگی سے نہیں کھیلتے صبح کی سیر ایک بہترین ورزش ہے۔ اسطرح باقاعدگی سے سیر کرنے سے دل کے پٹھوں کو مضبوط کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

دوپہر کا قیلولہ

یونان کی طبی ٹیم نے لمبا عرصہ تحقیقات کرنے کے بعد اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ دوپہر کے وقت آدھا گھنٹہ کا باقاعدہ قیلولہ کرنا شریان قلب کی بیماریوں کو تین گنا کم کرسکتا ہے ڈاکٹر بہت عرصہ سے اس حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ساحل سمندر سے دور ممالک میں دل کی شریانوں کی بیماریاں دوسرے ممالک کی نسبت کم کیوں ہوتی ہیں؟

اس امر پر تو پہلے ہی تحقیق ہوچکی ہے کہ کم روغنی اغذیہ مثلاً۔ سبزیاں اور مچھلی کا گوشت بغیر جلد کے مرغی کا گوشت وغیرہ کا استعمال، گھی، دودھ پنیر اور بڑے گوشت کی نسبت شریانوں کی بیماریوں کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

تاریخ جماعت احمدیہ جرمنی سے ایک ورق

ایک مسیحی مناد کو قبولیت دعا کا چیلنج اور اس کا مقابلہ سے واضح انکار

۱۹۶۸ء بمطابق ۱۳۴۷ ہش کا ایک نہایت اہم واقعہ جس سے جرمنی میں اسلام کو نمایاں روحانی فتح نصیب ہوئی۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن فرانکفورٹ کی طرف سے دنیائے عیسائیت کے مشہور مناد ...... ڈاکٹر سیموئل ڈاکٹریان کو قبولیت دعا میں مقابلہ کرنے کی دعوت اور ان کا واضح انکار ہے۔

ڈاکٹر سیموئل ماہ جون ۱۹۶۸ء کے دوران فرانکفورٹ میں تشریف لائے تو فری کرسچن چرچ نے ایک بااثر مقامی اخبار میں ڈاکٹر سیموئل کی تصویر کے ساتھ بڑے طمطراق سے اعلان شائع کیا کہ آپ فرانکفورٹ شہر میں ہر شام مسلسل پندرہ روز تک لیکچر دیں گے۔ نیز لکھا کہ زمانہ حاضر کے عظیم مسیحی مناد ڈاکٹر سیموئل خداوند یسوع کے عظیم تصرف کے ساتھ انجیل کی منادی کرتے ہیں اور ان کی تقاریر سے مشرق وسطی، افریقہ، یورپ اور امریکہ میں زبردست بیداری کے آثار پیدا ہورہے ہیں۔

مبلغ اسلام مسعود احمد صاحب جہلمی نے ۱۷، جون کو ڈاکٹر صاحب کا لیکچر سنا جس میں انہوں نے مسیح کے خون، دنیا کی نجات اور الوہیت مسیح وغیرہ مسائل بیان کئے اور بڑے پرجوش انداز میں اپنے مشن اور اپنے دوروں کی کامیابی کا ذکر کیا۔ مبلغ اسلام مسعود احمد صاحب جہلمی نے اگلے روز اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے بذریعہ خط پادری کو دعوت دی کہ وہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے مرد میدان بنیں اور دوستانہ فضا میں تبادلہ خیالات کرنے کے علاوہ قبولیت دعا کا ان سے روحانی مقابلہ بھی کرلیں۔ جناب مسعود احمد صاحب جہلمی نے اس دعوت مقابلہ کے سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھا جس میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط مورخہ ۱۹/۶/۴۷ ہش میں مع چھٹی بنام ڈاکٹر سیموئیل صاحب ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اگر اس نے دعوت مقابلہ کو قبول کیا تو شکست کھائے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ جرأت سے مقابلہ کریں۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو زیورک سے چوہدری مشتاق احمد صاحب کو بھی بلالیں اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین"

اس خط پر دستخط فرماتے ہوئے حضور نے اپنے قلم مبارک سے مزید لکھا۔ "انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا" ڈاکٹر سیموئیل کی طرف سے ہفتہ بھر جواب کا انتظار کیا گیا۔ لیکن جواب نہ آنا تھا نہ ہی آیا۔ انتظار کا وقت ختم ہونے پر خط کا جرمن ترجمہ خاص تعداد میں شائع کردیا گیا اور اس پر نمایاں حروف میں لکھا گیا کہ "ڈاکٹر سیموئیل کے نام ایک خط جس کے جواب کا ابھی تک انتظار ہے"

اور پروگرام یہ بنایا گیا کہ پندرہ روزہ تقاریر کے آخری دو ایام مورخہ ۲۹ ۔ ۳۰ جون یعنی ہفتہ اور اتوار کے روز جبکہ حاضرین کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہوتی تھی یہ خط خیمہ تقریر کے باہر تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ جون کو جناب مسعود احمد صاحب امام مسجد فرانکفورٹ اور احمدی احباب وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ قبل ہی خیمہ تقریر کے باہر کچھ فاصلے پر کھڑے ہوگئے اور مطبوعہ خط کی تقسیم شروع کردی جس سے ہر طرف ایک زبردست ہلچل سی پیدا ہوگئی۔ خیال تھا کہ اپنی تقریر میں پادری صاحب اس دعوت کا ذکر کریں گے لیکن باوجود اس کے کہ سامعین میں سے تقریباً ہر شخص کے ہاتھ میں خط تھا پادری صاحب نے قطعاً خط کا ذکر نہ کیا۔ البتہ ان کی تقریر میں وہ پہلا سا جوش و خروش نہ تھا۔ تقریر کا اکثر حصہ اسلامی ممالک کے متعلق من گھڑت قصے سنا کر ختم کردیا۔

اگلے روز ۵ بجے شام پادری صاحب کی خیمہ کے اندر تقریر تھی۔ احمدی احباب دوبارہ خیمہ کے قریب جا کھڑے ہوئے کہ اسی اثناء میں ڈاکٹر سیموئیل کی موٹر کار کچھ فاصلہ پر آکر رکی۔ مبلغ احمدیت مسعود احمد صاحب جہلمی آگے بڑھے اور ڈاکٹر صاحب سے خط کے جواب کی بابت دریافت کیا۔ وہ چلتے چلتے کہنے لگے "میری تقریر سنیں" انہوں نے کہا۔ جناب تقریریں تو ہم نے آپ کی پہلے بھی سنی ہیں ان میں تو آپ نے ہمارے خط کا ذکر تک نہیں کیا۔ اتنے میں وہ خیمہ کے اندر داخل ہوگئے۔ مبلغ جرمنی نے سوچا کہ اب مزید بات چیت مناسب نہیں۔ لیکن ایک عرب احمدی دوست ابراہیم عودہ صاحب تقریر کے بعد ڈاکٹر صاحب کے پاس چلے گئے ڈاکٹر صاحب نے مصروفیت کا عذر پیش کر کے ٹیلیفون پر وقت مقرر کرنے کو کہا لیکن السید عودہ کے اصرار پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ابھی میں نے بعض لوگوں کو دعا کے لئے بلایا ہے۔ دعا سے فراغت کے بعد آپ مل لیں۔ کوئی پون گھنٹہ تک دعا جاری رہی۔ اس کے بعد ملحقہ چھوٹے خیمہ میں ڈاکٹر صاحب برادرم عودہ صاحب کے پاس بیٹھ گئے۔ عودہ صاحب نے انہیں نہایت مؤثر رنگ میں تحریک کی کہ یہ فیصلہ کی بڑی آسان راہ ہے۔ آپ یہ دعوت مقابلہ قبول فرمالیں مگر ڈاکٹر صاحب نے دو ٹوک جواب دیا کہ

جس دن سے مجھے یہ خط ملا ہے۔ میں اس دن سے مقابلہ کی اجازت کے لئے خداوند یسوع مسیح سے دعا کررہا ہوں لیکن ہر روز جواب آتا ہے "نہیں" اب کل ہی جب انہوں نے یہ خط تقسیم کیا تو میں نے پھر دعا کی لیکن جواب ملا "نہیں تم اپنا کام کرتے جاؤ ان کی طرف مت دھیان دو۔"

باقی صفحہ ۲ پر